سہولت ہے۔"

فتاویٰ کی ابتداء کتاب العقائد سے شروع ہے اور اختتام کتاب المیراث پر دسویں جلد میں ہے۔ اشاعت سے پہلے پہلی جلد میں برصغیر پاک وہند کے جید علمائے کرام کی خدمت میں توثیق ارسال کی گئیں جس پر جید علمائے کرام خصوصاً مہتمم دارالعلوم دیوبند، صدر وفاق المدارس، سرپرست جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور، نائب صدر دارالعلوم کراچی اور مدیر المعھد العالی اسلامی حیدرآباد انڈیا، کے جید اکابرین کے تصدیقی، تعریفی اور توثیقی کلمات سے مزین ہے۔ اگرچہ بعض تقاریظ کو بطور تبرک شامل کیا گیا ہے، اصل کتاب سے زیادہ تعلق نہیں۔

جلد اول میں حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا پیش لفظ اور فقہ اور فتویٰ کے نام سے حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کا مقدمہ اہل علم کے لئے خاصے کی چیز ہے۔ دس جلدوں پر مشتمل یہ عظیم علمی، فقہی ذخیرہ کو منظر عام پر لانے جدید خطوط پر مرتب کرنے اور منفرد اسلوب اپنانے پر اس کے مرتب حضرت مولانا مفتی نجم الرحمٰن صاحب، نگران اعلیٰ حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب اور ان کے معاونین حضرت مولانا حسین احمد، مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی، مولانا مفتی محمد یحییٰ اور مولانا احسان الرحمٰن قابل صد تحسین و تبریک ہیں۔ کتاب کی اعلیٰ طباعت اور ظاہری و معنوی آرائش و زیبائش کی وجہ سے مزید چار چاند لگ گئے ہیں۔ یہ عظیم مجموعہ جامعہ عثمانیہ تو تھیہ روڈ پشاور، 03329987885 سے بارعایت دستیاب ہے۔ (مبصر: ابن مدنی)

● نقوش حیات: مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ ضخامت: ۳۷۲ صفحات

ناشر: کتب خانہ نجم الہدیٰ کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ عصر قریب کے نابغہ روزگار شخصیت میں سے ایک تھے، جن کی پوری زندگی تعلیم و تدریس، افتاء و ارشاد اور تصنیف و تالیف میں گزری۔ قاضی صاحب مرحوم اپنے تبحر علمی، وسعت مطالعہ، سادگی، قناعت، زہد و تقویٰ کے لحاظ سے اسلاف دیوبند کا ایک جیتا جاگتا نمونہ تھے۔ زیر تبصرہ کتاب "نقوش حیات" مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ کی وفات حسرت آیات پر جید علماء کرام، اہل قلم اور ان کے تلامذہ و متعلقین کی طرف سے لکھے گئے مضامین و مقالات، تعزیتی شذرات اور کالموں کے علاوہ تعزیتی خطبات کا مجموعہ ہے۔ جسمیں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، مولانا زاہد الراشدی، قاضی نسیم احمد، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا محمد زمان کلاچوی، قاری عبدالرشید انصاری، مولانا فداالرحمٰن درخواستی وغیرہ کے مضامین خصوصی مطالعے کے مستحق ہیں۔ قاضی صاحب مرحوم کی دارالعلوم حقانیہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے علمی اور سیاسی وابستگی قابل رشک تھی، اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مولانا سمیع الحق کی خصوصی توجہ پر فتاویٰ دارالعلوم حقانیہ کی نظر ثانی اور تصحیح فرماتے رہے۔ کتاب میں